جدیدیت اور اسلام دو مختلف دھارے

جدیدیت کی فلسفیانہ اساس اور تاریخ

اس مضمون میں ہم جدیدیت کی ماہیت کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ اس کا لادینیت یا مذہب دشمنی Secularization……[Anti religion] سے گہرا تعلق واضح ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی نشان دہی ہو جائے کہ جدیدیت اور اسلام میں کسی قسم کی کوئی مطابقت مصالحت مفاہمت افہام و تفہیم نہیں ہے۔ اور نہ ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔

جدیدیت ایک عالمگیر فتنہ:

جدیدیت محض ایک فلسفیانہ سوچ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمگیر فتنہ ہے۔ اس فکر نے صرف معاشی، سیاسی، سماجی اور اخلاقی شیرازہ بندی میں نفوذ کر کے مغربی دنیا ہی کو تسخیر نہیں کیا بلکہ اپنی سامراجیت کو وسعت دے کر بین الاقوامی سطح پر اپنے عالمگیر اثر و نفوذ کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ نتیجتاً مغربی تہذیبی، فکری ارتقاء کی لہریں جب مشرقی [خصوصاً اسلامی] دنیا سے ٹکرائیں تو جدیدیت کو ایک عالمگیر فکر کے طور پر قبول کر لیا گیا۔

اس قبولیت کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کی جا سکتی ہیں۔

[۱] جدیدیت کی فکر کو اس کی اصل تاریخ سے کاٹ کر محض ایک Value neutral فکر کے طور پر سمجھنا۔ [۲] اسلامی علوم اور تاریخ کو جدیدیت کے فکری تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرنا۔ [۳] مغربی مادی ترقی سے انتہا درجے کی مرعوبیت بلکہ مغلوبیت [۴] مغربی علوم [خاص طور پر مغربی فلسفہ] سے کاملاً ناواقفیت۔

جدیدیت کی فلسفیانہ بنیادیں وجودیت [ontology] اور علمیات [Epistem]

اب ہم جدیدیت کی فلسفیانہ بنیادی یعنی اس کی وجودیت [Ontology] اور علمیت [Epistemology] بیان کریں گے جس سے اس امر کی مکمل طور پر وضاحت ہو جائے گی کہ جدیدیت کی فکر اور اسلام میں کسی بھی قسم کی کوئی مطابقت نہیں ہے اور نہ ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔

حق وخیر کو جاننے کے دو ماخذات: دو ذرائع

جدیدیت کی فکر مذہب کے خلاف بغاوت ہے جدیدیت سے پہلے کے دور کو دانستہ سوچ سمجھ کر تاریک دور Dark Ages کہا جاتا ہے کیوں کہ اس دور میں علمیت [Epistemology] مذہب سے آ رہی تھی یعنی عیسائیت سے۔ عیسائیت کا دعویٰ تھا کہ سچائی ایک ہے جسے انسان جنم نہیں دیتا بلکہ صرف دریافت کر سکتا ہے وحی کے ذریعے اور اگر آپ نے وحی سے انکار کیا تو آپ سچائی نہیں جان سکتے۔ یہی تمام مذاہب کا مشترکہ موقف ہے۔ جدید سوچ نے یہ دعویٰ کیا کہ سچائی تک پہنچنے کے لیے وحی کوئی آخری ذریعہ [ultimate source] نہیں ہے۔ انسان کے پاس ایسے ذرائع [faculties] ہیں جن پر انحصار کر کے وہ حق کو جان سکتا ہے مثلاً عقل، وجدان، حواس، تجربات، مشاہدات، حصول حق کے لیے کافی ہیں، اس کے لیے کسی خارجی ذریعے کی ضرورت نہیں، جیسا کہ وہ ہے۔

> one of the most and lasting achievements of modernism in all its manifestations is the devaluation of the premise that we occupy an "objective" reality accesible to but independent of human perception.
>
> [ROUTLEDGE ENCYCLOPEDIA OF PHILOSOPHY]

لیکن اس حق کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ انسان مندرجہ ذیل دو قدروں پر ایمان لے آئے یعنی ان دو قدروں کو اپنائے بغیر حق تک رسائی ممکن نہیں کہ انسان حق کا دعویٰ کرے۔

[۱] آزادی [Freedom]: ہر انسان مکمل طور پر آزاد ہے کہ وہ اپنے خیر و شر کے پیمانے جیسے چاہے بنا سکتا ہے۔ [۲] عقل [Rationality]: لیکن ان پیمانوں کے لیے اسے عقلی دلیل دینی ہوگی۔ یعنی آزادی کا نصب العین عقل ہی کے ذریعے ممکن ہے انسان آزاد اس وقت ہوگا جب وہ اپنی عقل پر انحصار کرے گا۔

جدیدیت انسان کی کامل خدائی [آزادی] کا اعلان:

جدیدیت کی فکر کے مطابق انسان مکمل طور پر آزاد ہے کہ وہ جو چاہے چاہ سکے، جدیدیت خواہشات نفسانی کی الوہیت کا اعلان ہے، اس کے خیال میں یہ تمام خواہشات Subjective کہلاتی ہیں اسے Modern Subjectivesim بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی اس فکر نے انسان کو خدا کا درجہ دے دیا۔

> To be autonomous is to be free in the sense of self governing and independent.
>
> [ROUTLEDGE ENCYCLOPEDIA OF PHILOSOPHY]

آزادی کا حصول محض عقل کے ذریعے ممکن ہے:

لیکن آزادی کے اس حصول کو انسان اُسی وقت حاصل کرسکتا ہے جب وہ اپنی عقل Faculty of Reason کو استعمال کرے۔

> Modernity is not based upon one single principle.... it is the result of a dialogue between reason and subjectivity.

[Alain Touraine , Critique of Modernity , Dr. David Macey. Cambridge Balckwell, 1995]

خدا، موت، زندگی کو صرف عقل کے ذریعے جاننے کا دعوی

جدیدیت نے انسان کو اہمیت دی اس لیے کہ یہ خودمختار ہے اور عقل کی Faculty سے ہمکنار ہے اس لیے اس فکر کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ Anthropocentric ہے یعنی انسانی تناظر میں حقیقت کا ادراک کرتی ہے۔

اس مقصد کے لیے انھوں نے عیسائیت کو رد کیا اور مابعد الطبیعاتی حقائق Metaphysical realities کو عقل کے ذریعے جاننے کا دعویٰ کیا۔

This cleavage between reason, rationality, or objectivity on the one hand, and the subject, the collective and individual selfhood, or subjectivity on the other, occurs in the aftermath of the decline of a concept of transcendence that shaped the metaphysical worldview of Christianity.

[Coraelia Klinger, From Freedom without choice to choice without Freedom, The Trajectiory of the Modern Subject, 2004 Blackwell Publishing [Ltd.]

جدیدیت مذہب دشمن ہے صرف عیسائیت دشمن نہیں:

اس امر سے اس بات کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ جدیدیت کا پروجیکٹ عیسائیت کو رد کرکے ہی شروع ہوا لیکن یہ کہنا کہ جدیدیت Anti Christianity ہے غلط بات ہے اصل میں یہ اپنے جوہر essence میں مذہب دشمن خدا دشمن وحی دشمن Anti religion ہے کیوں کہ مذاہب میں حقیقیت اور حق انسان خود نہیں طے کرتا بلکہ حقیقت معروضیت حق اور خیر کو روایت یا وحی الٰہی کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ روایت بھی وحی کی ایک محرف شکل ہے۔

جدیدیت نے انسان کو خدا بنا دیا:

اس بات پر مغرب کے مفکرین بھی اتفاق رائے قائم کر چکے ہیں کہ جدیدیت لازماً غیر مذہبی رویہ ہی رکھ سکتی ہے کیوں کہ اس کی علمیت epistemology انسان اور عقل ہے جبکہ مذہب کی علمیت وحی ہوتی ہے جو کہ انسان کے چاہنے یا نہ چاہنے اور انسانی عقل پر انحصار نہیں کرتا چنانچہ جدیدیت کی فکر نے انسان کو خدا کا درجہ عطا کر دیا۔

Losing hold in traditional religion as a consequence of secularization the subject is forced to take up the god-like position of a transcendental nodal point in order to ensure the unity and totality of being and experience.

[cornelia ... from freedom without choice to choice without Freedom , The Trajectory of the Moderen subject, 2004 Blackwell Publishing [Ltd.]

مغربی مفکرین نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ جدیدیت کی فکر جو کہ عقل کے ذریعے حق کے تلاش کا دعوی کرتی ہے کبھی مذہبی قوت کو جس کو جدیدیت نے خیر باد کہہ دیا تھا عقل کے میدان کے ذریعے واپس نہیں لاسکی۔

> But the Principle of Subjectivity is not powerful enough to regenerate the unifying power of religion in the medium of reason the demotion of religion leads to a split which the Enlightenment cannot overcome by its own power.

[Jurgen Habermas, The Philosophical Discourse of Modernity: Twelve lectures tr. Frederick Lawrence. Cambridge M.A. The MIT Press, 1987]

ان تمام مباحث سے اس بات کی مکمل طور پر وضاحت ہو جاتی ہے کہ جدیدیت صرف و صرف غیر مذہبی Anti Religious رجحان رکھتی ہے۔ اس کے باوجود جدیدیت کی فکر کو اسلام کے قالب میں ڈھالنا ایک بہت ہی غیر مناسب بات معلوم ہوتی ہے جدیدیت کی اسلام کاری یا جدیدیت کو عین اسلام قرار دینے کا جاہلانہ فریضہ وہی شخص انجام دے سکتا ہے جو کہ جدیدیت کے فلسفیانہ مباحث سے ناواقف ہو۔ یا جو فی الحقیقت اسلام کا دشمن ہو اور اسلام کو مغرب کے سانچے میں ڈھالنا درست سمجھتا ہو۔